

ماہ رمضان اور اعمال صالحہ

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله.

اما بعد:

عبادت گزاروں کے لیے ماہ رمضان کا دخول ایک عظیم سنہری موقع اور فرصت ہے، وہ رمضان میں دن کو موقع غنیمت سمجھتے ہوئے روزہ رکھتے اور علم تعلیم حاصل کرتے ہیں تو اس کی راتوں میں کھانا پینا اور نماز اور دعاء میں مشغول رہتے ہیں، اور پھر وہ شخص جس کا گزرا ہوا کل بھی آج کے دن جیسا ہو وہ شخص تو کم سمجھ ہے، اور اسی طرح جس کے ہاں رمضان بھی شعبان کی طرح تھا وہ بھی کم سمجھ ہے۔

لہذا مسلمان شخص کو تو اس ماہ مبارک سے قائدہ اٹھانا چاہیے اور اسے سنہری موقع جانتے ہوئے اعمال صالحہ زیادہ سے زیادہ کرے اور چاہیے کہ اس میں وہ پہلے سے بہتر ہو اور اس کے بعد بھی اسے اس سے بہتر اور اچھا ہونا چاہیے جس میں وہ تھا، سلف صالحین کا رمضان اور غیر رمضان میں عبادت گزاروں کے اندر تو عجیب حال ہوتا تھا:

حماد بن سلمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: کہ ہم سلیمان التیمی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس اطاعت و عبادت کے اوقات میں آتے تو انہیں اطاعت کے کاموں میں ہی مشغول پاتے، اگر نماز کا وقت ہوتا تو نماز ادا کر رہے ہوتے اور اگر نماز کا وقت نہ ہوتا تو انہیں یا توبہ و ضو پاتے اور یا پھر مریض کی تیمارداری کر کے واپس آتے ہوئے دیکھتے، یا پھر کسی جنازہ میں جاتے ہوئے دیکھتے، یا پھر مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھتے، اور ہمارے خیال میں تو وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

اس ماہ مبارک میں عبادت اور اعمال صالحہ کی کئی اقسام و انواع ہیں جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرانجام دیا کرتے اور ان کے صحابہ کرام اور ان کے طریقہ پر چلنے والے بھی ان کی اتباع کرتے تھے، ان اعمال میں سے چند ایک ذیل میں دیے جاتے ہیں:

1- قیام اللیل:

ابو حریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے بھی رمضان میں ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (37) صحیح مسلم حدیث نمبر (759)۔

اور ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب کوئی آدمی امام کے ساتھ اس کے جانے تک قیام کرتا ہے تو اس کے لیے رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔ جامع ترمذی (806) امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے، سنن نسائی (1364) سنن ابوداؤد (1375) سنن ابن ماجہ (1327)۔

اور حبیب ابو محمد کی بیوی رات کو اسے کہتی: رات بیت گئی حالانکہ ہمارے سامنے راستہ بہت لمبا اور دور کا ہے، اور ہمارا زادراہ بھی قلیل ہے اور نیک و صالح لوگوں کے قافلے ہم سے آگے نکل چکے ہیں، اور ہم پیچھے رہ گئے ہیں۔

اور محمد بن منکدر رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

رات ہوتی ہے تو میں گھبرا جاتا ہوں مجھے خوف محسوس ہوتا ہے، اور جب میں صبح کرتا ہوں تو اس سے میں اپنی ضرورت پوری کرتا ہوں۔

اور جرجرج رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کی اٹھارہ برس تک صحبت اختیار کی، اور جب ان کی عمر زیادہ ہو گئی اور بوڑھے ہو گئے تو وہ نماز میں کھڑے ہوتے تو کھڑے کھڑے سورہ بقرہ کی دو سو آیات پڑھتے اور حرکت تک بھی نہیں کرتے تھے۔

2-دعاء

فرمان باری تعالیٰ ہے:

{اور جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کریں تو انہیں کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں اس لیے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی اور کامیابی کا باعث ہے}

اس آیت کاروزوں کی آیات کے درمیان آنا اس بات کی واضح اور کھلی دلیل ہے کہ اس ماہ مبارک میں دعاء جیسی عبادت کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔

اور دعاء عبادت ہے جو کہ بندے کی اپنے رب اور مالک کے سامنے محتاجی کی دلیل ہے اور بندہ ہر حالت میں اپنی ضروریات و حاجات اپنے رب کے سامنے ہی پیش کرتا ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے دعاء کو عبادت کا نام دیتے ہوئے فرمایا:

{اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری پکار قبول کروں گا یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل و رسوا ہو کر جہنم میں داخل ہو گئے} غافر (60)

3-اعتکاف:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1921) صحیح مسلم حدیث نمبر (1171)۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ—اعتکاف کی بعض حکمتیں بیان کرتے ہوئے۔ کہتے ہیں:

جب دل کی اصلاح اور استقامت ایسے طریقہ سے تھی جس کی منزل اللہ تعالیٰ کی طرف جانا اور اسے مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے لیے مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی جانب متوجہ اور لگاؤ ہے، تو پھر دل کی خرابیوں کو اس وقت تک درست نہیں کیا جاسکتا جب تک پوری طرح اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ نہ ہو جائے، اور زیادہ اور فضول کھانا پینا اور لوگوں سے زیادہ اور فضول میل جول اور فضول کلام کرنا اور زیادہ سونا اس خرابی کو زیادہ اور دل کو پر آگندہ کرتی اور ہر وادی میں بکھیرتی اور اللہ تعالیٰ تک جانے والی راہ کو کاٹتی یا پھر اس میں کمزوری پیدا کرتی تھی تو اللہ عزیر و رحیم کی رحمت کا تقاضا تھا کہ اپنے بندوں کے لیے روزے مشروع کرے جو ان کا فضول اور زیادہ کھانا پینا ختم کر دے اور دل کو شہوات اور اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والی منزل سے روکنے والی اشیاء کے اختلاط سے خالی کر دے، اور ان کے لیے اعتکاف مشروع کیا جس کا مقصد اور اس کی روح یہ ہے کہ دل اللہ تعالیٰ کی طرف جھک جائیں

اور اس کی لیے خلوت اختیار کریں، اور مخلوق کے ساتھ مشغولیت کو منقطع کر کے صرف اللہ وحدہ کے ساتھ مشغول ہوں، وہ اس طرح کہ دل کے سارے ہم و غم اور اس کے خطرات کی جگہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی محبت اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور لاؤ لگا کر دل پر کنٹرول کرے....

دیکھیں زاد المعاد (86/2-87).

4- سخاوت اور تلاوت قرآن :

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ سخی اس وقت تک ہوتے جب رمضان المبارک میں جبریل علیہ السلام سے ملتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبریل امین علیہ السلام کو ہر رات مل کر قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی میں بھیجی گئی تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (6) صحیح مسلم حدیث نمبر (2308)۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

قیامت دن روزہ اور قرآن مجید بندے کی سفارش کریں گے، روزہ کسے گا یا رب میں نے اسے کھانے پینے اور شہوت سے روکے رکھا اس کے متعلق میری سفارش قبول کر، اور قرآن مجید کسے گا : میں نے رات کے وقت اسے سونے سے روکے رکھا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تو ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔ مسند احمد حدیث نمبر (6589) اس کی سند صحیح ہے۔

ماہ رمضان قرآن مجید کا مہینہ ہے اس لیے مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت زیادہ سے زیادہ کرے، سلف صالحین رحمہ اللہ تعالیٰ کا حال یہ تھا کہ وہ قرآن مجید کی طرف خاص کر توجہ کیا کرتے اور تلاوت کرتے اور اسی طرح جبریل امین علیہ السلام بھی رمضان المبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔

اور عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دن میں ایک بار قرآن مجید ختم کرتے، اور سلف میں سے بعض حضرات رمضان المبارک کے قیام میں ہر تین راتوں میں ایک بار قرآن کریم ختم کرتے، اور بعض سات راتوں میں اور بعض دس راتوں میں قرآن مجید مکمل کرتے تھے۔

سلف حضرات نماز کے علاوہ بھی قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے، اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک میں ساٹھ بار قرآن مجید نماز کے علاوہ ختم کیا کرتے تھے، اور اسود رحمہ اللہ تعالیٰ ہر دو راتوں میں قرآن مجید ختم کرتے تھے۔

اور ابن عبد الحکم رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ :

جب رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتا تو امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث پڑھنا اور اہل علم سے مجلس کرنا ترک کر دیتے اور قرآن مجید سے تلاوت شروع کر دیتے تھے۔

اور عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

جب رمضان المبارک شروع ہوتا تو سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ سب عبادت چھوڑ کر صرف قرآن مجید کی تلاوت کی طرف متوجہ ہو جاتے۔

اور امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ کی حالت یہ تھی کہ جب رمضان المبارک شروع ہوتا تو حدیث کی مجالس اور اہل علم سے دور بھاگتے اور قرآن مجید سے تلاوت کی طرف متوجہ ہو جاتے۔

ابن رجب رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

تین یوم سے کم میں قرآن مجید ختم کرنے کی نہی دوام اور اس پر ہمیشگی کرنے کی بنا پر ہے، لیکن فضیلت کے اوقات مثلاً ماہ رمضان اور خاص کر وہ راتیں جن میں لیلة القدر کی تلاش ہوتی ہے، یا پھر فضیلت والی جگہوں پر مثلاً مکہ مکرمہ میں دوسرے ملکوں اور شہروں سے آنے والے لوگوں کے لیے جگہ اور زمانے کی فضیلت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے فرصت جان کر قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کرنی مستحب ہے۔

5- ماہ رمضان کا عمرہ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت کو فرمایا:

(تجھے میرے ساتھ حج کرنے سے کس چیز نے روکا؟ تو اس عورت نے جواب میں عرض کیا: ہمارے پاس پانی لانے والا اونٹ تھا ابو فلاں اور اس کے بیٹے (اپنے بیٹے اور خاوند کی طرف اشارہ) نے ایک اونٹ پر حج کیا، اور ہمارے لیے اس نے ایک اونٹ رہنے دیا جس پر ہم پانی لاتے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان آئے تو تم عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے) اور ایک روایت میں ہے: میرے ساتھ حج کرنے کے برابر۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1690) صحیح مسلم حدیث نمبر (1256)۔
ناصح اس اونٹ کو کہتے ہیں جو پانی کے لیے استعمال کیا جائے۔

6- فہیت، چٹلی اور گناہ ترک کرنا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو کوئی بھی جھوٹی بات اور اس پر عمل کرنا ترک نہیں کرتا، تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا ترک کرے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1804)۔

اور پھر روزے تو سگڑٹ نوشی، اور بری صحبت اور برائی و بے حیائی کے کاموں میں شب بیداری کو ترک کرنے کی ایک فرصت ہے، کیونکہ جب روزے دار کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے گھر مساجد میں نماز کی ادائیگی اور عبادت میں شب بیداری کر کے راتیں بسر کرتا ہے تو اس میں اور بھی آسانی پیدا ہوتی ہے۔

7- کھانا کھلانا:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

{اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں، ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشی حاصل کرنے کے لیے کھلاتے ہیں، ہم نہ تو تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ ہی شکر گزاری، بیشک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو اسی اور سختی والا ہوگا، پس اللہ تعالیٰ نے انہیں اس دن کی برائی سے بچایا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی، اور انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمایا} الدھر (8-12)

زید بن خالد جھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے بھی روزہ دار کی افطاری کروائی اسے اس جتنا ہی اجر و ثواب ملے گا اور روزے دار کے اجر و ثواب میں کمی نہیں ہوگی۔ جامع ترمذی حدیث نمبر (807) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1746) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

سلف صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کھانا کھلانے کی حرص رکھتے اور اسے کئی عبادت مقدم کرتے تھے۔

بعض سلف رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے : میرے نزدیک اپنے دس ساتھیوں کو ان کے من پسند کھانے کی دعوت دینا اسما علیہ السلام کی اولاد میں سے دس غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اسے پسند ہیں اور جن سے اس کی رضا حاصل ہوتی ہے۔